خیارشرعی کا تصور اور مروج خیارات کا تحقیقی وتجزیاتی

عمران اللہ خٹک (کرک)

(قسط سوم)

۱۴۔خیار تلقی رکبان

اس خیار کو کہتے ہیں جو عاقد کو مارکیٹ ریٹ سے بے خبری میں دھوکے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے، احناف کے ہاں اس کو تلقی جلب، مالکیہ کے ہاں تلقی السلع اور شوافع وحنابلہ کے ہاں اس کو تلقی رکبان کہتے ہیں، لغت میں تلقی کا معنی یہ ہے کہ اس شہر سے نکلنا، جس کی طرف بیچا جانے والا سامان لایا جارہا ہے، جلب اسم فاعل جالب کے معنی میں ہے جو یہاں اسم مفعول مجلوب کے معنی میں ہے یعنی یہ مصدر مفعول کے معنی میں ہے جس کا معنی وہ سامان ہے جو شہر کی طرف لایا گیا ہو، جس کی تعبیر مالکیہ کے ہاں تلقی السلع سے کی جاتی ہے، جب کہ شوافع اور حنابلہ کے ہاں اس کی تعبیر تلقی رکبان سے کی جاتی ہے، رکبان راکب کی جمع ہے اور راکب سوار کو کہتے ہیں لیکن اس سے (شہر کی طرف اناج لانے والا) آنے والا مراد ہے۔

تلقی جلب، تلقی السلع اور تلقی رکبان ہر صورت میں شہر کی طرف اناج لانے والا بازار کی قیمت سے ناواقف ہوتا ہے، اس کی عدم واقفیت کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگ اس سے وہ چیز کم قیمت خرید لیتے ہیں جب کہ اس چیز کی بازاری قیمت کافی زیادی ہوتی ہے جس میں عموما اتنا فرق نہیں پایا جاتا، تو ایسی صورت حال میں جب وہ بائع اسی مارکیٹ میں آ کر اسی چیز کا مارکیٹ معلوم کرنے کے بعد بہت زیادہ فرق واقع ہونے کی صورت میں اسی چیز کی واپسی کا اختیار رکھتا ہے۔[۱]

۱۵۔خیار عیب:

یہ کسی معقود علیہ میں عیب ظاہر ہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے، فقہاء کرام کے ہاں عیب کی کئی تعریفات کی گئی ہیں چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ کے ہاں وہ چیز جس کا ان چیزوں سے تعلق ہو جو فطرت سلیمہ میں نقصان سمجھا جاتا ہو عیب کہلاتا ہے۔[۲]

مالکیہ میں سے ابن رشدؒ کے ہاں ''عیب وہ نقصان ہے جس کا طبعی یا شرعی لحاظ سے کمی کی بنیاد پر ثمن پراثر پڑتا ہو،،۔۳

امام غزالیؒ نے کہا ہے کہ ''عیب ہر اس مذموم وصف کا نام ہے جس سے عرف میں مبیع کا خالی ہونا ضروری سمجھا جاتا ہو۔۴

مجموعی طور پر خیار عیب کی مشروعیت میں فقہاء میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

۱۶۔خیار شرط:

جس کی بنا پر عاقد کو کسی خاص مدت تک فیصلہ موقوف رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔

خیار شرط یہ مرکب اضافی ہے جو فقہاء کی اصطلاح میں ''وہ اختیار جو عاقدین میں سے کسی ایک کو عقد کے فسخ یا برقرار رکھنے کو مشروط کرنے سے ثابت ہو۵ اس کے لئے علم بن گیا ہے۔

مالکیہ کے درج ذیل تین نام اس خیار کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں:

الخیار الشرطی: اس نام کا وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ اس خیار کو الشرطی کے ساتھ موصوف کرنے سے خیار حکمی سے الگ کرنا ہے کیوں کہ وہ حکمی خیار مشروط کیے بغیر عاقد کو حاصل ہوتا ہے، یہ نام ان کے ہاں کثرت سے مستعمل ہے۔

خیار التروی: یہ نام اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ خیار شرط لینے کے بعد عاقد کو سوچ بچار کا موقع مل جاتا ہے۔۶

بیع الخیار: یہ اس عقد کو کہتے ہیں جس میں خیار شرط کسی عاقد نے اپنے لئے کیا ہو، اس خیار کو اسی نام سے سارے مذاہب والے استعمال کرتے ہیں لیکن مالکیہ اس کو خصوصیت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔۷

۱۷۔خیار رؤیت:

وہ خیار جو عاقد کو مبیع نہ دیکھنے کی بنا پر حاصل ہوتا ہے۔

شریعت میں خیار رؤیت اس حق کا نام ہے جس کی بنیاد پر عاقد کو محل عقد دیکھنے کے بعد اسی چیز کا عقد برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا، دونوں صورتوں کی اجازت دیتا ہے۸، اس میں عاقد کی اس

حوالے سے رعایت رکھی گئی ہے کہ اگر معقود علیہ دیکھ لینے کے بعد اس کو پسند نہ ہو تو وہ اس عقد کو فسخ کر سکے۔

جمہور کے ہاں اس کا عقد کے وقت اشتراط ضروری نہیں بلکہ یہ از خود عاقد کو حاصل ہوتا ہے جب کہ مالکیہ کے ہاں یہ ارادی چیز ہے اس کا عقد کے وقت اشتراط ضروری ہے۔

۱۸۔خیار غبن قاصر اور اس کا مشابہ

اسی نام سے یہ خیار حنفیہ کے ہاں مشروع ہے، اس سے مراد وہ غبن ہے جو تغریر یعنی دھوکے پر مشتمل ہو، پھر یہ تغریر دو طرح ہوتا ہے، ایک کو تغریر قولی جب کہ دوسرے کو تغریر فعلی کہا جاتا ہے۔

تغریر قولی یہ ہے کہ کسی کو نرخ میں دھوکہ دیا جائے اور تغریر فعلی یہ ہے کہ کسی کو مبیع کی وصف میں دھوکہ دیا جائے۔ ان دونوں کا حاصل یہ ہے کہ مشتری یا بائع کو ایسا دھوکہ لاحق ہو جائے جو مارکیٹ کے عرف سے زیادہ ہو[۹] تو پھر ایسی صورت میں اس عاقد کو جو خیار ملتا ہے اس کو خیار غبن کہتے ہیں۔

حنابلہ کے ہاں خیار غبن کی تین صورتیں ہیں[۱۰]

☆ تلقی رکبان: اس کا مختصر تذکرہ اپنی جگہ پر کیا گیا ہے۔

☆ بیع مسترسل: اس کا تعارف کیا جا چکا ہے۔

☆ بیع نجش: اس کا ذکر مستقلا خیار نجش میں کیا جا چکا ہے۔

۱۹۔خیار المرابحہ:

بیوع کی اقسام میں سے بیوع الامانۃ بھی ایک اپنی نوعیت کی حامل بیوعات ہیں، شریعت کی اصطلاح میں بیع الامانۃ اس عقد کا نام ہے جس میں بائع کی طرف سے امانت داری کے حوالے سے اطمینان پایا جاتا ہو یعنی کسی چیز کو مرابحۃ، وضیعۃ، بطور تشریک یا تولیۃ بیچتے وقت وہ اسی چیز کی جو قیمت خرید بتا رہا ہو اس میں بائع کی سچائی اور امانت داری نہایت ضروری ہے، اگر بالفرض اس نے مبیع کی قیمت بتاتے وقت غلط بیانی کی تو اس صورت میں شریعت مشتری کو اسی قیمت پر وہ چیز اپنے پاس رکھنے یا اسی عقد کو فسخ کرنے کا حق دیتی ہے[۱۱]، جس کو عقد مرابحہ کے دوران خیار المرابحہ، عقد تولیہ میں خیار التولیہ، عقد تشریک میں خیار التشریک اور بیع وضعیہ میں خیار الوضعیہ کہا جاتا ہے، آنے والی سطور میں ان میں سے ہر ایک کو مستقلا بیان کیا جاتا ہے۔

خیارالمرابحہ:

مرابحہ وہ عقد بیع ہے جس میں بائع مشتری کو کوئی چیز اس کے لاگت سے کچھ اضافی قیمت پر فروخت کرے۔[۱۲]

اور خیارالمرابحہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عقد مرابحہ میں مشتری کو بائع کے لاگت بتانے میں حقیقت کے خلاف پائے جانے پر حاصل ہوتا ہے۔

فقہاء کے ہاں یہ عقد جائز ہے البتہ مالکیہ اس کو خلاف اولی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں بائع کے بیانات کی ضرورت پڑتی ہے۔

۲۰۔خیارالتولیہ:

اس خیار کو کہتے ہیں جو عقد تولیہ میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

بیع تولیہ اس عقد کو کہتے ہیں جس میں بائع مشتری کو اسی قیمت پر چیز فروخت کردے جس پر خریدی ہے[۱۳]،اس میں چونکہ مشتری نے بائع کے بیان کو امانت داری پر مبنی سمجھ کر چیز اس سے خریدی ہوتی ہے اس لئے اس کا اس حوالے سے بیان خلاف واقع معلوم ہونے پر مشتری کو اس عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا حق ملتا ہے جس کو خیارالتولیہ کہتے ہیں۔

۲۱۔خیارالتشریک:

بیع التشریک یا بیع الاشراک اس عقد کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی ملکیت میں نفس قیمت پر جزوی طور پر شریک کرنے سے حاصل ہو[۱۴]۔

یہ بھی ایک لحاظ سے بیع تولیہ ہوتا ہے کیوں کہ اس میں بھی تولیہ کی طرح مبیع کو قیمت خرید پر بیچا جاتا ہے البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تولیہ میں مبیع کو کلیۃ بیچا جاتا ہے جب کہ تشریک میں مبیع کی جزوی بیع ہوتی ہے۔

یہ عقد بھی چونکہ بائع کی امانت داری پر منحصر ہوتا ہے اس لئے اگر بائع کی بتائی قیمت خلاف واقع ثابت ہوجائے تو اس صورت میں مشتری کو اسی عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا جو حق حاصل ہوتا ہے اس کو خیارالتشریک کہتے ہیں۔

۲۲۔خیار مواضعہ

اس خیار کو کہتے ہیں جو جو بیع وضعیہ میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے۔

بیع وضعیہ اس عقد کو کہتے جس میں بائع مشتری کو کوئی چیز اس کی اپنی قیمت سے کم پر فروخت کردے۔[15] وضعیہ کی صورت میں اگر بائع کی غلط بیانی ثابت ہوجائے تو مشتری کو اس وقت اسی چیز کے لینے یا نہ لینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے جس کو خیار الوضعیہ کہتے ہیں۔[16]

۲۳۔خیار فوات الوصف المرغوب:[17]

یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو عاقد کو معقود علیہ میں مطلوبہ وصف موجود نہ ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے ،اس میں حنفیہ کے ہاں یہ بات ہے کہ اسی چیز کو کل قیمت پر خریدنے یا فسخ کرنے کا حق حاصل ہے مثلاً کسی دودھ والے جانور کو زیادہ دودھ والا ہونے کی وجہ سے خریدلیا پھر اس کو خلاف حقیقت پایا تو اس صورت میں مشتری کو اسی چیز کے واپس کرنے یا اسی ہی قیمت پر عقد برقرار رکھنے کا اختیار حاصل ہے[18]،اس لئے کہ ان کے ہاں ثمن کا کوئی حصہ وصف کے بدلے نہیں ہوتا کیوں کہ وصف عقد کا تابع ہوتا ہے،شوافع اور حنابلہ کے ہاں یہ خیار عیب کے حکم میں ہے۔

اسی وصف کے حوالے سے یہ بات بھی ہے کہ وہ جائز وصف ہو،اس میں رغبت عام لوگوں کی عادات میں سے ہو یعنی عرف میں وہ مرغوب فیہ سمجھا جاتا ہو اور ایسا وصف ہو جو عاقدین کے درمیان جھگڑے کا باعث نہ ہو،اس خیار کو بعض فقہاء کے ہاں خیار التصریہ بھی کہا گیا ہے۔

۲۴۔خیار فوات الشرط:[19]

عاقدین جب آپس میں کسی چیز کا عقد کرتے ہیں تو کبھی کبھار ایک فریق دوسرے فریق سے کسی عمل کو مشروط کرتے ہیں مثلاً بائع مشتری کیساتھ اس بات پر عقد کرے کہ آپ مجھے کوئی چیز ثمن کی ادائیگی تک رہن کے طور پر دیدو یا فلاں تاریخ تک مجھے ثمن ادا کروگے،اسی طرح کے شرط کے فوت ہونے پر دوسرے فریق (بائع) کو اسی عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا حق دیا جاتا ہے،اس کو خیار فوات الشرط کہتے ہیں۔

حنفیہ کے ہاں اسی طرح کا خیار جائز ہے،جب کہ شوافع کے ہاں یہ جائز نہیں کیوں کہ یہ بیع کی وہ صورت ہے جس میں شرط لگائی گئی ہو اور آپ ﷺ نے ایسی بیع سے منع فرمایا ہے جس میں شرط لگائی گئی ہو۔

۲۵۔خیار النقد :

ایسی بیع جس میں ثمن تین دن کی مدت تک کے لئے مؤخر ہو یعنی عاقدین کے درمیان ایسی بیع ہوگئی کہ مشتری مقررہ ثمن تین دنوں کے اندر بائع کو حوالہ کریگا،۲۰ اس صورت میں جب مشتری وہ ثمن بائع کو اسی مدت کے اندر نہ پہنچائے تب وہ بیع خود بخود فسخ ہوتی ہے یعنی اس میں مشتری کو ایک طرح کا خیار ہوتا ہے اگر اس نے مقررہ مدت میں ثمن حوالے کردیا تب بیع لازم ہوگئی ورنہ مدت گذر جانے کے بعد عقد فسخ ہوجاتا ہے۔۲۱

اس میں اور خیار شرط کے درمیان فرق یہ ہے کہ خیار شرط کی صورت میں اگر خیار لینے والا از خود فسخ نہ کرے تب بیع لازم ہوجاتی ہے جب کہ خیار نقد کی صورت میں اگر خیار نقد لینے والا اسی مدت کے اندر ثمن حوالہ نہ کرے تب بیع فسخ ہوجاتی ہے۔۲۲

۲۶۔خیار التفلیس :

افلاس کا مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کے دیون اس کے اموال اور اثاثوں سے بڑھ جائیں جب کہ تفلیس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت کسی بندے کو مفلس قرار دے کر اس کو مالی تصرفات سے منع کردے۔

اب اگر کسی بندے پر تفلیس کا حکم لگا ہو اور اس نے کسی چیز کو بیچا یا کسی چیز کو خریدا دوسرے فریق کو اس کی تفلیس کا پتہ چل جانے پر اسی عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا حق حاصل ہے، یا کسی کا اس کے ساتھ عقد بیع کرلینے کے بعد اس آدمی پر تفلیس کا حکم لگ گیا تب دوسرے فریق کو اسی عقد کے برقرار رکھنے اور فسخ کرنے، دونوں باتوں کا اختیار ہے، اسی کو خیار تفلیس کہا جاتا ہے۔۲۳

۲۷۔خیار اختلاف المقدار:

مبیع کا مقررہ مقدار سے کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں عاقد کو جو خیار حاصل ہوتا ہے اس کو خیار اختلاف المقدار کہا جاتا ہے، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مبیع کی کمی یا زیادتی کی صورت میں بیع بہرحال درست ہے، البتہ کمی کی صورت میں مشتری کو خیار حاصل ہے اور زیادتی کی صورت میں بائع کو خیار حاصل ہوتا ہے، اس صورت میں مبیع مکیلات یا موزونات میں سے ہو اور یا مذروعات میں سے ہو تب بائع یا مشتری کو کس طرح کا خیار حاصل ہے، اس حوالے سے فقہاء کرام کے مختلف تفصیلات ہیں جو ان کی متعلقہ کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۸۔خیار تعذر التسلیم:

یہ اس خیار کو کہتے ہیں جو مبیع یا ثمن کی حوالگی متعذر رہونے کی صورت میں عاقد کو حاصل ہوتا ہے اور یہ صورت تب پیش آتی ہے جب تفرق صفقہ ہوجائے یا مبیع کے کسی حصے میں کوئی حقدار نکل آئے تو پھر اس مبیع کا وہ حصہ جس میں استحقاق ثابت ہوا ہے اس کا مشتری کو حوالہ کرنا متعذر ہوجاتا ہے، اس صورت میں اس مشتری کو باقی کا مبیع اسی کے بقدر قیمت سے لینے یا نہ لینے کا حق حاصل ہوتا ہے اس کو خیار تعذر تسلیم کہتے ہیں، جیسے کہ اس کو خیار استحقاق اور خیار تفرق صفقہ کہا جاتا ہے۔

۲۹۔خیار تسارع الفساد:[۲۴]

یہ اس خیار کا نام ہے جو مبیع میں حوالگی سے پہلے فساد یا نقصان آجانے کی وجہ سے عاقد کو حاصل ہوتا ہے، یہ مبیع کے جزوی یا کلی طور پر ہلاک ہونے کی صورت میں مشتری کو حاصل ہوتا ہے، ایسے ہی عاقد کے مفلس قرار دئے جانے کے بعد دوسرے فریق کو عقد برقرار رکھنے یا ختم کرنے کا حق دیا جاتا ہے جس کو خیار ہلاک الجزئی اور خیار التفلیس کہلائے جانے کے ساتھ خیار تسارع الفساد بھی کہتے ہیں اس لئے کہ ان میں مبیع کی ہلاکت کی صورت میں مبیع میں فساد آجانے کی وجہ سے اور تفلیس کی صورت میں عقد برقرار رہنے کے لئے عاقد مفلس کی اہلیت ختم ہونے کی وجہ سے خرابی پیدا ہوگئی جس کی بنا پر دوسرے فریق کو فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگیا۔

۳۰۔خیار التاخیر:

خیار کی یہ صورت درحقیقت خیار رؤیت میں اس طرح پیش آتی ہے کہ مبیع کی عدم رؤیت کی صورت میں اس کو دیکھ لینے کے بعد مشتری کو راجح قول کے مطابق اسی مجلس کی انتہاء تک تاخیر کی اجازت ہوتی ہے یعنی وہ اس عقد کو فسخ کرنے میں اسی مجلس کے آخر تک مجاز ہوتا ہے، اس امر کی تفصیل مستقلا خیار رؤیت میں کی جارہی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار کی مختلف اعتبار سے تقسیمات کے نتیجے میں اس کی تقریبا تیس قسمیں بنتی ہیں، جن میں سے بعض مستقل حیثیت رکھتی ہیں اور بعض وہ ہیں جو دوسری خیارات کے لئے ضمنی اقسام بن رہی ہیں مثلا خیار المرابحہ، خیار الوضعیہ اور خیار التشریک یہ خیار الامانۃ کی اقسام ہیں، ایسے ہی خیار النجش، خیار تلق الرکبان اور خیار المسترسل یہ خیار غبن کی اقسام ہیں، اسی طرح ان میں سے کچھ اور بھی ایسی ہیں جو کسی اور خیار کی ضمنی قسم بن رہی ہے۔

☆وزع الاعمال ولا تجمعها فی وقت واحد بل اجعلها فی فترات وبینهااوقات للراحة لیکون عطاؤك جیدا. ☆

خیارشرط کی تعریف

لغت میں یہ مرکب اضافی ہے جو کسی چیز کا اپنی سبب کی طرف اضافت ہوجانے کی قبیل سے ہے، اس لئے کہ یہاں شرط اس خیار کا سبب ہوتا ہے۔

اصطلاحی معنی:

اس حوالے سے فقہاء کے بہت ساری تعریفات کی گئی ہیں جن میں سے مقالہ نگار دو کو ان کی جامعیت کی بناء پر پیش کررہا ہے، علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں: خیارشرط مرکب اضافی ہے جو فقہاء کے ہاں اس حق کو کہا جاتا ہے جو عاقدین میں سے کسی ایک کو عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کے لئے حاصل ہوتا ہے۔[۲۵]

علامہ ابن عرفہ فرماتے ہیں: "بیع وقف بته او لاعلی امضاء یتوقع،،[۲۶]

ترجمہ: (خیارشرط) وہ بیع ہے جس کے ابتدائے عقد ہی میں اس کی لزوم کا روک دیا گیا ہو۔

چنانچہ اس تعریف میں وقف بتہ کی قید سے بیع البت اور وہ بیع جس میں مبیع کے معیوب ہونے کی صورت میں اس کا انجام خیار ہو وہ خارج ہوجاتے ہیں۔

ان تمام تعریفات سے درج ذیل امور معلوم ہوتے ہیں:

۱۔خیارشرط ایک ارادی خیار ہے جس کا تعلق عاقد کے اپنے ارادے سے ہے، یعنی یہ عاقد کی اپنی منشاء کے بغیر از خود ثابت نہیں ہوتا۔

۲۔جس نے خیار کی شرط لگائی ہو اس کے لئے اسی مدت کے دوران وہ عقد غیر لازم ہوتا ہے۔

۳۔اس خیار کی مشروعیت کا مقصد کسی چیز کے خریدنے یا بیچنے میں سوچ وبچار اور اس عقد کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے میں تفکر کرنے کا موقع دینا ہے اور یہ بات عاقد کے ارادے اور منشاء سے متعلق ہے، بخلاف نقیصہ کے، جس کا تعلق معقود علیہ کے ساتھ ہوتا ہے اگر اس میں کوئی عیب یا استحقاق وغیرہ کی صورت بن جائے تو شرعی حکم کے طور پر از خود عاقد کو وہ حاصل ہوتا ہے۔

خیارشرط کی مشروعیت

ائمہ اربعہ کے ہاں خیارشرط مشروع اور جائز ہے، احناف اور شوافع کے ہاں اس کی جواز پر حضرت عبداللہ ابن عمر کی روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ سر کے گہرے زخم کی وجہ سے حضرت حبان ابن

☆من اعظم ابواب السعادة دعاء الوالدين فاغتنمه ببرهما ليكون لك دعاؤهم حصنا حصينا من كل مكروه. ☆

منقذ کی زبان میں لکنت آ گئی تھی اور خرید وفروخت میں دھوکے کا بھی شکار ہوتے تھے،جس کی آپ ﷺ نے ان کو بیع کرتے وقت تین دن تک خیار لینے کی اجازت دی تھی اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کوئی سودا کرتے وقت ''لاخلابۃ،،یعنی کوئی دھوکہ نہیں ہوگا کہا کرو۔۲۷ تو اس حدیث سے ضرر دفع کرنے کی خاطر تین دن تک خیار مشروط کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔

جب کہ مالکیہ نے خیار شرط کے جواز پر شیخین کی روایت اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقد بیع کرنے والے دونوں حضرات میں سے ہر ایک کو الگ ہونے سے پہلے تک خیار ہے، ماسوائے بیع بالخیار کے(کہ اس میں عقد کے بعد بھی خیار رہتا ہے)۲۸۔اس روایت میں استثناء سے مراد وہ عقد بیع ہے جس میں عاقدین میں سے کوئی ایک اپنے لئے کسی خاص مدت تک کا خیار اپنے لئے مشروط کرے،جس کا حاصل یہ ہے کہ اس تفصیل کے مطابق اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ عقد بیع میں فریقین کی علیحدگی سے پہلے تک دونوں میں سے ہر ایک کو فسخ کرنے کا خیار ہے،اگر جدا ہوگئے تو یہ بیع لازم ہوجائیگی البتہ بیع خیار کی صورت میں جدا ہونے کے بعد بھی مقررہ مدت تک عاقد کو خیار حاصل ہوتا ہے۔

علامہ ابن شبرمہؒ اور سفیان ثوریؒ کے ہاں خیار شرط صرف مشتری کے لئے صحیح ہے۲۹،ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ عقود میں اصل چیز لزوم ہے اور خیار شرط کا ثبوت حدیث کے مطابق صرف مشتری کے لئے ہے،اس لئے صرف اس کے ساتھ خاص رہیگا۔

علامہ ابن حزم ظاہریؒ کی رائے یہ ہے کہ خیار شرط محض اس کے مشروط کرنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ عقد کے وقت ''لاخلابۃ،، کے الفاظ کہنا بھی ضروری ہیں پھر اس کو تین دن کا خیار حاصل ہوگا۔۳۰

ان کی دلیل یہ ہے کہ بیع خیار کی صورت میں خیار شرط کے حوالے سے جو روایات آئی ہیں ان میں ''لاخلابۃ،، کے الفاظ بھی آئے ہیں اور تین دن کا ذکر بھی ہے،اس لئے مذکورہ لفظ کے بغیر یہ خیار درست نہیں ہوگا۔۳۱

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار شرط کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں فقہاء کرام کے ہاں تین مذاہب ہیں: جمہور کے ہاں یہ خیار کسی عقد میں عاقدین میں سے ہر ایک کے لئے ایسے ہی جائز ہے جیسے کہ کسی ایک کے لئے الگ الگ طور پر جائز ہے،علامہ ابن شبرمہؒ اور سفیان ثوریؒ کے صرف مشتری کے لئے جائز ہے، جب کہ علامہ ابن حزم ظاہرؒ کے ہاں خیار شرط محض مشروط کرنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس

میں ''دھوکہ نہیں ہوگا،، کے الفاظ بھی کہنا لازم ہیں۔

مقالہ نگار کے ہاں جمہور کا مذہب زیادہ راجح ہے اس لئے کہ خیار کی مشروعیت کا مقصد عاقد کو ضرر سے محفوظ رکھنا ہے اور اس امر کی ضرورت چاہے بائع ہو یا مشتری ہو ہر ایک کو ہوتی ہے۔

خیار شرط کی مدت

خیار شرط کا معلوم ہونا ضروری ہے۳۲،اس حوالے سے علماء کا اتفاق ہے البتہ اس کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے:

احناف اور شوافع کا مذہب:

احناف کا خیار شرط کی مدت میں آپس میں اختلاف ہے،صاحبین کے ہاں اس کی مدت دو ماہ جب کہ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں تین دن ہے۳۳ یہی امام شافعی کا مذہب بھی ہے۔۳۴

مالکیہ کا مذہب:۳۵

خیار شرط کی مدت کے بارے میں ان حضرات کے ہاں یہ تفصیل ہے کہ خیار شرط اشیاء کی نوعیت مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے یعنی اس میں تین دن کی قید نہیں،جیسے کہ یہ گھر کے لئے ایک ماہ،غلام میں پانچ سے سات دن تک،جانور یا سواری میں ایک دن ہے،نیز سواری اور جانور کو چیک کرنے کی غرض سے ایک میل تک لیجانے کی بھی اجازت ہے،کپڑوں میں دو سے تین دن کا دورانیہ ہے،اب اگر ضرورت سے زیادہ مقدار میں مدت کی شرط خیار میں لگائی گئی تو اس صورت میں عقد فاسد ہوگا۔۳۶

حنابلہ کا مذہب:

امام احمد ابن حنبلؒ اور ان کے متبعین کے ہاں ۳۷ خیار شرط کی مدت کے لئے کوئی حد مقرر نہیں،یہ مدت مطلقاً کم بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔۳۸

مقالہ نگار کے نزدیک اس حوالے سے زیادہ راجح مذہب مالکیہ کا ہے اس لئے کہ اشیاء کی نوعیت مختلف ہوتی ہے البتہ اس میں حنابلہ کے ہاں جو باہمی رضامندی والی بات ہے وہ بھی اپنی اہمیت رکھتی ہے اس لئے وہ بھی قابل لحاظ ہے۔

وہ عقود جن میں خیار شرط درست ہوتا ہے

وہ عقود جن میں خیار کی شرط لگائی جاسکتی ہے ان کی تعیین کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف ہے،جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆انظر الی من هو دونك فی الجسم والصورة والمال والبیت والوظیفة والندرة لتعلم انك فوق الوف الناس.☆

احناف کا مذہب:

جن عقود میں خیار شرط جائز ہے ان کے لئے درج ذیل ضوابط ہیں:

١۔عقد لازم میں خیار شرط جائز ہے اگر چہ لزوم یکطرفہ ہی ہو،اس کی وجہ یہ ہے کہ عقود غیر لازمہ میں خیار شرط لگانے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ وہ اس کے بغیر بھی فسخ کی جا سکتی ہے۔[٣٩]

٢۔دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ وہ عقود جن میں خیار شرط ثابت ہوتا ہے وہ باہمی رضامندی سے فسخ ہو جانے کا احتمال رکھتی ہوں،لہذا ایسی عقود جو فسخ کا محل نہ بن سکیں تو ان میں خیار شرط ثابت نہیں ہوتا جیسے کہ طلاق اور یمین اور نذر وغیرہ۔

٣۔تیسرا ضابطہ یہ ہے کہ وہ ایسی چیز سے متعلقہ عقد نہ ہو جس میں قبضہ شرط ہوتا ہے جیسے کہ بیع صرف اور بیع سلم ،ورنہ اس میں خیار شرط صحیح نہیں،حاصل یہ ہے کہ ایسی عقود جن میں خیار شرط ثابت ہوتا ہے درج ذیل ہیں:

بیع ،مزارعت،اجارہ،تقسیم ،مال کے عوض صلح کرنا،مکاتب بنانا،خلع ،رہن،عتق ،کفالت ،حوالہ ،ابراء ،بقول امام ابو یوسفؒ وقف ،شفعہ۔[٤٠]

جب کہ درج ذیل صورتوں میں خیار شرط ثابت نہیں ہوتا:

نکاح،طلاق،یمین ،نذر،بیع صرف ،بیع سلم ،وکالت ،عقد والے اقرار کے علاوہ کوئی اور اقرار۔

خلاصہ یہ ہوا کہ احناف کے ہاں ایسی عقود میں خیار شرط ثابت ہوتا ہے جو لازم ہوں اگر چہ ایک ہی جانب سے کیوں نہ ہو،باہمی رضامندی سے وہ فسخ بھی کی جا سکتی ہوں اور ان میں مجلس عقد میں قبضہ ضروری نہ ہو۔

مالکیہ کا مذہب:

مالکیہ کے ہاں خیار شرط عقد بیع یا ہر اس معاملے میں ثابت ہوتا ہے جس میں بیع کا معنی پایا جاتا ہے،اس کے علاوہ کسی اور چیز میں یہ خیار ثابت نہیں ہوتا،لہذا ان کے ہاں بیع تولیہ[٤١]،اجارہ اور باہمی رضامندی کی تقسیم[٤٢]،اور اس بیع سلم میں اس خیار کی اجازت ہے جس میں راس المال کی ادائیگی کی مدت تین دن سے زیادہ نہ ہو،ان کے ہاں بیع سلم میں مجلس عقد سے تین دن تک مؤخر کرنا موقع پر دینے کے مترادف ہے اس لئے اس کی اجازت ہے۔

شوافع کا مذہب:

ان کے ہاں خیار مجلس اور خیار شرط کا اکثر مواقع پر ایک جیسا حکم ہے، البتہ تھوڑی سی چیزوں میں یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ان کے ہاں خیار مجلس کا ضابطہ یہ ہے کہ یہ خیار ہر اس معاوضے میں ثابت ہوتا ہے جو جانبین کی طرف سے ایک معین چیز کے لئے مقرر ہو، اس میں ملکیت کا ثبوت اضطراری نہ ہو اختیاری ہو اور وہ رخصت کے قائم مقام بھی نہ ہو۔[۴۳]

اس ضابطے سے معلوم ہوا کہ کسی عقد میں خیار شرط کی ثبوت کے لئے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

پہلی چیز یہ ہے کہ خیار شرط صرف اور صرف عقود معاوضہ میں ثابت ہوتا ہے جب کہ دوسری چیز یہ ہے کہ وہ عقد جانبین سے لازم ہو۔

ان شرائط کی روشنی میں درج ذیل عقود میں خیار شرط ثابت نہیں ہوتا:

عتق، ابراء، نکاح، اجارہ، شرکت وکالت، قرض، عاریت اور رہن۔

حنابلہ کا مذہب:

ان کے ہاں بھی خیار شرط بیع سلم اور بیع صرف کے علاوہ باقی تمام انواع میں ثابت ہوتا ہے البتہ ان کے ہاں بیع کا مفہوم وسیع ہے جس میں صلح علی مال، ہبہ بالعوض، اجارہ اور باہمی رضامندی کی تقسیم، یہ ساری صورتیں داخل ہیں[۴۴]، حاصل یہ ہوا کہ بیع صرف میں مذہب اربعہ کا اتفاق ہے کہ اس میں خیار شرط ثابت نہیں ہوتا، دیگر اشیاء میں خیار شرط کے حوالے سے ہر ایک کے ہاں اپنی تفصیلات ہیں جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

اس اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔حنفیہ کا مذہب اس حوالے سے زیادہ وسیع ہے کہ اس میں عقود کی زیادہ تر انواع میں خیار شرط جائز ہے۔

۲۔حنفیہ کے ہاں وہ عقود لازمہ بھی اس میں شامل ہیں جن میں لزوم محض ایک جانب سے ہو، جیسے کہ رہن۔

۳۔ائمہ اربعہ کا بیع صرف میں خیار شرط کے عدم ثبوت پر اتفاق ہے، عقد سلم میں جمہور کے ہاں خیار شرط ثابت نہیں جب کہ مالکیہ کے ہاں قلیل مدت کی صورت میں بیع سلم میں بھی یہ خیار ثابت ہے۔

۴۔مالکیہ کے ہاں بیع خیار میں ثمن کے نقد ہونے کی شرط جائز نہیں جب کہ جمہور کے ہاں ضروری ہے۔

مقالہ نگار کے ہاں اس بحث میں راجح مذہب حنفیہ کا ہے کیونکہ خیار شرط کی مشروعیت عقد لازم کے فسخ کرنے کے لئے ہوئی ہے،لہذا جو عقد بھی لازم ہوگا اس میں خیار شرط بھی درست ہوگا،اور اس امر کا بیع کے ساتھ خاص کرنا قرین قیاس نہیں ہے۔.............................(جاری ہے)

حواشی

۱۔البنایۃ شرح الھدایۃ ،ج ۱۲ص ۲۱۲۔

۲۔ابن نجیم ،زین الدین بن ابراہیم بن محمد،(المتوفی:۹۷۰ھ)،البحرالرائق شرح کنزالدقائق ،ج ٦ص ۳۷،دارالکتاب الاسلامی

۳۔ابن رشد،ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی الشھیر بابن رشدالحفید (المتوفی:۵۹۵ھ)،بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد ،ج ۳ص ۱۹۱،دارالحدیث۔القاھرۃ۔

۴۔الغزالی،ابوحامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی:۵۰۵ھ)،الوسیط فی المذھب ،ج ۳ص ۱۱۹،دارالسلام ۔القاھرۃ۔

۵۔ردالمحتار علی الدرالمختار،ج ٦ص ۵۴۵۔

٦۔شمس الدین الرملی،محمد بن ابی العباس احمد بن حمزۃ شھاب الدین الرملی (المتوفی:۱۰۰۴ھ)،نھایۃ المحتاج الی شرح المنھاج ،ج ۴ص ۳،دارالفکر،بیروت۔

۷۔بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد ،ج ۳ص ۲۲۵۔

۸۔ردالمحتار علی الدرالمختار،ج ٦ص ۵۹۲۔

۹۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ ،ج ۱ص ۷۱۔

۱۰۔ابن قدامۃ ،ابومحمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی ،الشھیر بابن قدامۃ المقدسی (المتوفی:۶۲۰ھ)،المغنی لابن قدامۃ ،ج ۳ص ۴۹۷،مکتبۃ القاھرۃ۔

۱۱۔الکاسانی،علاء الدین،ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (المتوفی:۵۸۷ھ)،بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ،ج ۴ص ۲۲۵۔۲۲۷،دارالکتب العلمیۃ ۔

۱۲۔الزیلعی ،عثمان بن علی بن محجن البارعی ،(المتوفی:۷۴۳ھ)،تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق ،ج ۴ص ۳،المطبعۃ الکبری الامیریۃ ۔بولاق،القاھرۃ۔

۱۳۔تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق ،ج ۴ص ۳

۱۴۔ایضا

۱۵۔ایضا

۱٦۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ،ج ۴ص ۲۲۵۔۲۲۷۔

۱۷۔البحرالرائق شرح کنزالدقائق ،ج ٦ص ۱۹۔

۱۸۔ابن مازۃ،ابوالمعالی برھان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر بن مازۃ البخاری الحنفی (المتوفی:۶۱۶ھ)،المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی ،ج ٦ص ۵۴٦،دارالکتب العلمیۃ ،بیروت۔لبنان

۱۹۔عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان المدعو شیخی زادہ،یعرف بداماد افندی(المتوفی:۱۰۷۸ھ)،مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر،ج ۲ص ۲۳،داراحیاء التراث العربی۔
۲۰۔ابن نجیم،سراج الدین عمر بن ابراھیم بن نجیم الحنفی (ت ۱۰۰۵ھ)،النھر الفائق شرح کنز الدقائق ،ج ۳ص ۳۶۷،دارالکتب العلمیۃ۔
۲۱۔تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ،ج ۴ص ۲۱۔
۲۲۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ ،ج ۱ص ۶۱۔۶۳۔
۲۳۔ابوعبداللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی (المتوفی:۱۸۹ھ)،الحجۃ علی اھل المدینۃ،ج ۲ص ۱۹۷۔۲۰۷،عالم الکتب۔بیروت
۲۴۔الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ،ج ۹ص ۲۵۔
۲۵۔الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ،ج ۹ص ۱۰۸۔
۲۶۔ردالمحتار علی الدرالمختار،ج ۴ص ۵۶۷۔
۲۷۔الخراشی،محمد بن عبداللہ الخرشی المالکی ابوعبداللہ (المتوفی:۱۱۰۱ھ)شرح مختصر خلیل للخرشی،ج ۵ص ۱۰۹،دارالفکر للطباعۃ۔بیروت۔
۲۸۔الطحاوی ،ابوجعفر،احمد بن محمد بن سلامۃ بن عبدالملک بن سلمۃ الازدی،(المتوفی:۳۲۱ھ)،شرح مشکل الآثار،ج ۱۲ص ۳۳۸،مؤسسۃ الرسالۃ۔
۲۹۔صحیح البخاری،ج ۳ص ۶۴۔
۳۰۔ابن حزم الاندلسی،ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی الظاھری(المتوفی:۴۵۶ھ)،المحلی بالآثار،ج ۷،ص ۲۶۶،دارالفکر۔بیروت۔
۳۱۔المحلی بالآثار،ج ۷،ص ۳۱۶۔
۳۲۔ایضا۔
۳۳۔ابن مفلح شمس الدین،ابوعبداللہ،محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج،الحنبلی (المتوفی:۷۶۳ھ)،کتاب الفروع ومعہ تصحیح الفروع،ج ۶ص ۲۱۵،مؤسسۃ الرسالۃ۔
۳۴۔تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ،ج ۴ص ۱۴۔
۳۵۔المجموع شرح المھذب ،ج ۹ص ۲۲۳۔
۳۶۔صحیح مسلم ،ج ۳ص ۱۱۵۸۔
۳۷۔المواق،ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن ابی القاسم بن یوسف العبدری الغرناطی المالکی (المتوفی :۸۹۷ھ)،التاج والاکلیل لمختصر خلیل،ج ۶ص ۳۰۲۔۳۰۴،دارالکتب العلمیۃ۔
۳۸۔کتاب الفروع ومعہ تصحیح الفروع،ج ۶ص ۲۱۵۔
۳۹۔ملاخسرو،محمد بن فرامرز بن علی (المتوفی :۸۸۵ھ)،دررالحکام شرح غررالاحکام،ج ۲ص ۱۵۱،داراحیاء الکتب العربیۃ۔
۴۰۔ردالمحتار علی الدرالمختار ج ۴ص ۵۶۹۔
۴۱۔ردالمحتار علی الدرالمختار ج ۴ص ۵۶۹۔
۴۲۔حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،ج ۳ص ۱۵۸۔
۴۳۔التاج والاکلیل لمختصر خلیل ،ج ۷ص ۴۱۳۔
۴۴البجیرمی،سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی (المتوفی:۱۲۲۱ھ)،تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب ،ج ۳ص ۳۲۔۳۳،دارالفکر۔

☆اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والحلم ستر للخطایا والجود ثوب واسع یغطی النقائص والمثالب.☆